ایک مومنہ قانتہ اور مربیہ کی وفات

حکیم حافظ محمد قاسم

تین مئی بروز بدھ بوقت فجر عالمہ فاضلہ، مبلغہ، متقیہ خاتون، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ خیرالمدارس کی پوتی، حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ومہتمم جامعہ خیرالمدارس ملتان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کی بڑی ہمشیرہ اور جامعہ حنفیہ بورے والا کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب حنفی مدظلہم کی اہلیہ محترمہ اور راقم کی خوش دامن صاحبہ رضائے الٰہی سے اس فانی دنیا سے سفر آخرت پر روانہ ہوگئیں۔

انھوں نے ایک عالی نسبت گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ولی کامل فقیہ العصر حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی گود میں تربیت پائی۔ چھوٹی عمر میں ہی قاریٔ قرآن داعیٔ قرآن فنافی القرآن قاری رحیم بخش نور اللہ مرقدہ کی درس گاہ میں قرآن پاک کا حفظ شروع کیا، چند پارے حفظ کیے تھے کہ ٹائی فائیڈ بخار کی وجہ سے حفظ چھوڑ کر ناظرہ قرآن پاک پڑھا۔ دینی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا محمد شریف نور اللہ مرقدہ سے اور قرآن پاک کی تفسیر دادا مولانا خیر محمد نور اللہ مرقدہ سے پڑھی۔

تقریباً 18 سال کی عمر میں آپ کی شادی بورے والا کے ایک بڑے عالم دین مولانا حکیم عبدالغنی نور اللہ مرقدہ کے عالم دین بیٹے مولانا قاری محمد طیب حنفی مدظلہم کے ساتھ ہوئی۔ اس گھر میں آتے ہی شہر کے بچے اور بچیوں کے لیے حفظ و ناظرہ کی کلاس شروع کردی۔ بعدازاں بورے والا کی عظیم دینی درس گاہ، مدرسہ عربیہ اسلامیہ میں طالبات کو دینی تعلیم سے رُوشناس کرواتی رہیں۔ جامعہ حنفیہ میں طالبات کے ذیلی ادارہ مدینۃ المسلمات کی خادمہ کی حیثیت سے 30 سال قرآن وحدیث کی تعلیم کے لیے اپنے آپ کو وقف کیے رکھا۔

آپ اپنی طالبات اور شاگردوں میں 'باجی جان' کے عرف سے پکاری جاتی تھیں۔ طالبات کے ساتھ ہمہ وقت پیار ومحبت، ایثار وقربانی کے ساتھ جڑے رہنا، ان کی دینی تعلیم اور شرعی اصولوں کے مطابق تربیت اپنا فرض

سمجھ رکھا تھا۔

'باجی جان' مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں سب سے بڑی تھیں اور انہوں نے بڑی بن کر بھی دکھایا۔ سارے خاندان کو جوڑ کر رکھنا، سب کی خوشی غمی میں بھر پور شرکت، بہترین اور صائب مشوروں سے نوازنا اُن کا خاص وصف تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو راحت اور وسعت عطاء فرمائی اور مال و دولت سے نوازا تو کبھی غرور اور تکبر کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہونے دیا، غریب نادار طالبات کی خدمت اور ان کی ضرورتوں کا خوب خیال رکھتی تھیں۔ اپنے ادارے سے پڑھ کر جانے والی نادار بچیوں کی شادیوں میں دل کھول کر مدد فرماتیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی طرف سے وسعت عطاء فرمائی، پانچ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا اور سب کی تربیت دینی اصولوں کے مطابق کی۔

اپنے زوج مکرم قاری محمد طیب حنفی اور اپنے بیٹوں کے ہمراہ متعدد بار حج اور عمرہ کے سفر پر گئیں اور اکثر یہ دعا بھی کیا کرتیں کہ اے اللہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار میں موت نصیب فرما۔ سفر اور حضر میں زیادہ وقت دین کی ہی باتیں کیا کرتیں۔ جب بھی سفر پر روانہ ہونا ہوتا تو ہمیشہ وضو کر کے روانہ ہوتیں۔ نماز کو اول وقت میں قائم کرنے کی پوری کوشش کرتیں۔ کہیں مہمان جاتیں تو اگر نماز کا وقت ہوتا تو پہلے نماز پڑھتیں بعد میں دیگر کام کرتیں۔ روزانہ کے معمولات میں نماز کے اہتمام کے ساتھ نوافل ادا کرنا اور روزانہ کے مسنون اذکار پر پوری زندگی قائم رہیں۔

چھ ماہ قبل آنکھ کے آپریشن کے باعث قرآن پاک دیکھ کر نہ پڑھ سکتی تھیں، جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھنے کا معمول تھا تو اپنی بہو سے فرمایا کہ میرے پاس بیٹھ کر سورہ کہف کی ایک ایک آیت تلاوت کرو میں ساتھ ساتھ پڑھتی رہوں گی، اس طرح اپنے معمول کو مکمل کیا۔ سفر میں جاتے ہوئے مسنون اذکار کا اہتمام کرتیں، طالبات جو آپ سے پڑھ کر جاتیں ان کو دینی تعلیم سے جڑے رہنے کی تلقین کرتیں اور اگر کسی شاگرد کا دینی ادارہ قائم ہو جاتا تو اس کی تعمیر و ترقی میں حصہ بھی ڈالتیں اور دعاؤں کا اہتمام بھی کرتیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی عالی نسبت بہت کم لوگوں کو ہی نصیب فرمائی ہو گی کہ پورا خاندان دینی تعلیم سے جڑا ہوا ہے۔ باجی جان کے دادا مولانا خیر محمد، والد مولانا محمد شریف، چچا مولانا عبدالحق عالم دین اور اللہ کے ولی تھے تو زوج مکرم قاری محمد طیب حنفی، سُسر مولانا حکیم عبدالغنی بھی عالم دین اور ولی کامل ہیں، تین بیٹے مولانا مفتی ابودردا، مولانا ابوذر، مولانا ابوہریرہ بھی عالم دین اسی طرح پانچوں بیٹیاں عالمہ، فاضلہ، درس نظامی پڑھی ہوئی، بہویں بھی عالمہ، فاضلہ تین داماد حافظ اور عالم دین دو داماد تبلیغی نظم سے جڑے ہوئے اللہ نے عطاء فرمائے۔ نواسے نواسیاں، پوتے

پوتیاں جو بھی بالغ ہوگئے وہ بھی دینی تعلیم سے مالا مال ہیں، ان کے علاوہ سینکڑوں طالبات جو قرآن وحدیث کی تعلیم سے مالا مال ان کے لیے تا قیامت صدقہ جاریہ ہیں۔

باجی جان شرعی پردہ کا اہتمام خصوصیت کے ساتھ کیا کرتیں۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کہتے ہیں کہ میں اپنی ہمشیرہ کی عیادت کے لیے لاہور ہسپتال گیا تو وہاں ڈاکٹر اور ان کی اسسٹنٹ کو سختی کے ساتھ پردہ کے اہتمام اور خصوصاً سر ڈھانپ کر رکھنے کی تاکید کی تھی، مرض وفات میں بھی پردہ کا خصوصی اہتمام کیا۔ عرصہ دس سال سے سانس کی تکلیف میں مبتلا تھیں۔ ادویات اور انہیلر کا استعمال جاری رہتا تھا۔ بیماری کے باعث وزن بھی بہت زیادہ بڑھ گیا، لیکن اپنی ہمت سے بڑھ کر تمام کام خود کرتیں۔ مدرسہ میں سبق پڑھانا، مختلف دینی اداروں میں تبلیغ کی غرض سے سفر کرنا۔ خاندان میں غمی خوشی کے ہر موقع پر خود پہنچتیں۔ اسی حالت میں لمبا سفر کر کے تین چار مرتبہ عمرہ بھی کر کے آئیں۔ بڑی ہی باہمت خاتون تھیں۔ سانس کی تکلیف موسم کے بدلنے پر زیادہ ہو جاتی، 20 اپریل بدھ کی رات طبیعت زیادہ خراب ہوئی اور ساتھ ہی بخار کی کیفیت ہوگئی۔ بورے والا ہسپتال چیک کروایا گیا۔ سانس تکلیف سے آرہا تھا۔ پھیپھڑے آکسیجن جذب نہیں کر رہے تھے۔ اسی حالت میں ان کو لاہور منتقل کر دیا گیا، وہاں ایمرجنسی سے آئی سی یو میں وینٹی لیٹر پر منتقل کر دیا گیا۔ اسی دوران بے ہوشی طاری ہوگئی، جو دس بارہ دن طاری رہی۔ ڈاکٹروں نے ایک دو مرتبہ وینٹی لیٹر ہٹانے کی کوشش کی لیکن طبیعت کے پیش نظر دوبارہ اسی حالت میں رکھنا پڑا، وفات سے پانچ دن قبل طبیعت قدرے بہتر ہونے پر وینٹی لیٹر ہٹا کر کمرے میں منتقل کر دیا گیا۔ 30 اپریل بروز اتوار کو بندہ عیادت کی غرض سے حاضر ہوا تو طبیعت بہت بہتر محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ دیر باتیں بھی کیں اور کہا کہ مجھے وضو کرا دو یا گیلے کپڑے سے اعضاء صاف کر دو نماز پڑھ لوں۔ پیر کی شام دوبارہ طبیعت خراب ہونا شروع ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے وینٹی لیٹر پر منتقل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ بدھ کی صبح عین بوقت فجر روح اپنے اصلی مقام کی طرف پرواز کر گئی۔

آپ کی وفات کی خبر آناً فاناً علاقہ بھر میں پھیل گئی، ہزاروں شاگرد بچیاں اور خواتین مدرسہ مدینۃ المسلمات کا رخ کرنے لگیں۔ نماز عصر کے فوراً بعد جامعہ حنفیہ سے متصل سکول کے گراؤنڈ میں میت کو لے جایا گیا۔ ہزاروں علمائے کرام، حفاظ کرام، شیوخ الحدیث قراء حضرات اور عوام نے جنازہ پڑھا۔ جنازے سے قبل تلاوت قرآن پاک کے بعد لسان العلماء ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ مولانا محمد حنیف جالندھری نے اپنی ہمشیرہ محترمہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجھے مشکوۃ شریف کی حدیث یاد آرہی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت پانچ نمازوں کا اہتمام، روزوں کو پورا رکھنے کا اہتمام اور اپنی عزت وعصمت کی

حفاظت اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے اور ایسی حالت میں فوت ہو جائے تو جنت کے آٹھوں دروازے ایسی عورت کے استقبال کے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں کہ اے نیک عورت جنت میں داخل ہونے کے لیے میرے اندر سے گزر کر جا'' مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میری ہمشیرہ کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا۔

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے گلوگیر آواز میں جنازہ کی امامت کرائی ۔ بعدازاں تدفین کے لیے اسلامک یونیورسٹی لاہور روڈ پر حضرت قاری محمد طیب حنفی صاحب زیدمجدہم نے مسجد سے متصل جگہ ذاتی طور پر خرید کر قبرستان کے لیے چھوڑی ہوئی ہے، وہاں تدفین ہوئی، راقم کو قبر میں اُتارنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ۔ بعداز تدفین مولانا محمد حنیف جالندھری نے مسنون دعا کروائی ۔ ملک بھر سے دینی حلقوں، اہلِ مدارس اور ممتاز شخصیات نے مرحومہ کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی وتعلیمی اور تدریسی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے، بلاشبہ باحالات موجودہ وہ اعمال صالحہ کے احیاء کے لیے زندگی گزار کر اپنے اللہ کے حضور پیش ہوگئیں۔

تصحیح واعتذار

گذشتہ شمارہ ماہ شوال المکرم ۱۴۳۸ میں مقالہ ''حضرت مولانا انورشاہ کشمیری اور حاشیہ آثار السنن'' میں پروف کی بعض غلطیاں رہ گئیں، درست عبارات پیش خدمت ہیں، محترم قارئین نوٹ فرمالیں:

۱۔شمارے کا ص ۲۳ اور مضمون کا پہلا صفحہ: لم تری العیون مثلہ ولا یری مثلہ اور صحیح عبارت لم تری العیون مثلہ ولا یری ہو مثل نفسہ۔

۲۔شمارے کا صفحہ ۲۴ اور مضمون کا ص ۲ تیسری سطر وکان کلما سنح لخاطرہ الشریف شیٌ من حل تلك المعضلات کے بعد ایک سطر کے برابر عبارت رہ گئی ہے جو یہ ہے قیدہ فی تذکرتہ و اذاوقف فی کتب القوم علی شیٌ تنحل بہ بعض المعضلات احال الیہ الخ---

۳۔شمارے کا صفحہ ۲۵ اور مضمون کا صفحہ ۳ عربی عبارت ہے فلما طبع الکتاب صحیح عبارت ہے فلماتم طبع الکتاب ۔

۴۔اسی سطر میں ہے ادلة وابحاث و فواید صحیح یوں ہے ادلة وابحاث و نکات و فواید ۔

۵۔اسی پیراگراف کی تیسری سطر میں ہے اما بنقل عبارة او برمز صفحة صحیح عبارت اس طرح ہے اما بنقل عبارة اوحوا لہ برمز صفحة ۔

۶۔شمارے کا صفحہ ۲۶ اور مضمون کا صفحہ ۴ عربی عبارت ہے علقھا الشیخ الکشمیری علی کتاب آثار